شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی
جامعہ اشرفیہ، لاہور

امیر المومنین فی الحدیث شیخ الحدیث

حضرت مولانا عبدالحق قدس اللہ سرہ

اور ان کے چند اوصاف مبارکہ

مولانا عبدالحقؒ کا ذکر خیر نزول رحمت کا ذریعہ ہے اور ان کی محبت کے طفیل مغفرت ذنوب کی اُمید کی جا سکتی ہے۔

مخدوم العلماء شیخ المشائخ شیخ الحدیث حضرۃ مولانا عبدالحق قدس اللہ سرہٗ جامع خصائل حمیدہ و صاحب مناقب عظیمہ تھے جامع المعقول والمنقول تھے امیر المومنین فی الحدیث روایۃً و درایۃً تھے آپ کے اوصاف حمیدہ و کمالات بدیعہ و خدمات جلیلہ و احوال رفیعہ کی تفصیل کے لیے جلد کبیر کتاب چاہیے، یہاں ان کے اوصاف سعیدہ و احوال حمیدہ میں سے چند باتیں اختصاراً عرض کرنا چاہتا ہوں۔

① شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق اکوڑوی قدس اللہ سرہٗ بلا ریب اسلاف قدماء کا بہترین نمونہ تھے آپ کا نورانی اور خشوع و خشیۃ اللہ کے انوار و آثار میں ڈوبا ہوا چہرہ جذاب القلوب و مغناطیس الصدور والوجوہ تھا۔ آپ اس آیت کریمہ کا صحیح مصداق تھے۔

"سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود" (سورۃ فتح آیت ۲۹)

آپ کے چہرے میں خشوع و تواضع کے آثار ہر دیکھنے والے کو اپنی طرف متوجہ کرتے تھے آیت ہذا میں "سیماھم" کی تفسیر امام مجاہدؒ وغیرہ متعدد مفسرین کے نزدیک خشوع و تواضع ہے، کسی انسان کا چہرہ عموماً اس کے دل کے احوال اور ذہن کے افکار و خیالات کا آئینہ ہوتا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس اللہ سرہٗ کے چہرے میں اور آنکھوں میں للٰہیت و ولایت کی عجیب کشش تھی جن حضرات کو آپ کی مجلس میں شرکت کا موقع ملا ہو ان پر یہ بات مخفی نہیں اور کیوں ایسا نہ ہو جبکہ آپ اخلاص و حسن نیت خشوع و خضوع و تقویٰ کے پیکر تھے۔ عالم باعمل محدث متقی تھے۔ علم، عمل صالح، اخلاص، خشوع اور تقویٰ کے آثار و انوار کا چہرے پر اور بدن پر ظاہر ہونا ناگزیر ہے۔ اس دعوے کی تائید کے لیے چند احادیث و آثار و اقوال سلف پیش خدمت ہیں۔

(الف) قال المفسر السدی الصلوٰۃ تحسن وجوھھم۔ (ابن کثیر ج ۴ ص۲۰۲)

یعنی نماز چہروں کو زینت بخشتی ہے۔

(ب) قال بعض السلف من کثرت صلاتہ باللیل حسن وجھہ بالنھار۔ یعنی بعض سلف فرماتے ہیں کہ رات کو کثرت سے نوافل پڑھنے والے کا چہرہ دن کو بہت حسین نظر آتا ہے

(ج) عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کثرت صلاتہ باللیل حسن وجھہ بالنھار۔ (رواہ ابن ماجہ)

یعنی جو شخص رات کو کثرت سے نوافل پڑھے اس کا چہرہ دن کو بہت خوبصورت لگتا ہے۔

(د) قال عثمان رضی اللہ تعالی عنہ ما اسرّ احدٌ سریرۃً الا ابداھا اللہ تعالیٰ علیٰ صفحات وجھہ. وفلتات لسانہ.

یعنی دل کی ہر پوشیدہ بات کا اثر بحکم اللہ ضرور چہرے پر بھی اور زبان پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔

(ہ) روی عن عمر رضی اللہ تعالی عنہ انّہ قال من اصلح سریرتہ اصلح اللہ تعالیٰ علانیتہ۔

یعنی جو شخص دل کی اصلاح کرلے اور قلبی ارادوں کو درست کردے تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کی اصلاح فرما دیتے ہیں۔

② دوسری بات یہ ہے کہ امام نووی رحمہ اللہ نے عبداللہ بن المبارکؒ کے بارے میں لکھا ہے۔

ھو الذی تستنزل الرحمۃ بذکرہ وترتجیٰ المغفرۃ بحبّہ (تھذیب الاسماء ج ۱ ص۲۸۵)

یعنی عبداللہ بن المبارکؒ (تلمیذ امام ابو حنیفہؒ) کا رتبہ اتنا بلند ہے

کہ ان کا ذکرِ خیر نزولِ رحمت کا ذریعہ ہے اور ان کی محبت کے طفیل مغفرتِ ذنوب کی امید کی جاسکتی ہے۔

میرے نزدیک شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس اللہ سرہٗ عصرِ ہذا میں امام نووی رحمہ اللہ کے قولِ مذکور کے صحیح مصداق ہیں حضرت شیخ الحدیث کی زندگی قال اللہ وقال الرسول کی تدریس وتعلیم میں گزری۔ مجسم خشوع و تواضع تھے، صاحبِ خدماتِ جلیلہ تھے۔

لہٰذا ان خدمات دینیہ وعلمیہ واحادیثِ نبویہ کی برکاتِ عظیمہ کے پیشِ نظر بعید از عقل نہیں بلکہ عین قرین قیاس ہے کہ میں یہ دعویٰ کروں۔

ان شيخ الحديث مولانا عبدالحق تستنزل الرحمة بذكره وترتجى المغفرة بحبته۔

(۴) تیسری بات، اپنے تجربہ وتحقیق بلکہ بیشمار علماء وعوام وخواص کے اعتراف وشہادت کے پیشِ نظر کہتا ہوں کہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس اللہ سرہٗ کا ہر کام ہر قول وفعل اخلاص وحسن نیت پر مبنی ہوتا تھا۔ اخلاص وحسن نیت کے آثار آپ کے تمام معمولات میں ظاہر تھے۔

اس وصف مبارک کی برکت سے آپ کی ہر خدمت دینیہ وعلمیہ و قومیہ کا دائرہ شب و روز وسیع ہوتا رہا اور ہوتا رہتا ہے اور وسیع ہوتا رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ اخلاص وحسن نیت کی برکت ہے کہ آپ نے جس کارِ خیر کی بنیاد رکھی یا اس میں عملی طور پر حصہ لیا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس کارِ خیر کو ترقی اور بلندی سے ہم آغوش کرتے ہوئے اسے مقبولِ عوام و خواص بنا دیا۔ الغرض اخلاص کی برکت سے آپ کا ہر حسنہ (کارِ خیر) یا اکثر حسنات متعدی ہوتی ہیں۔

مثلاً دارالعلوم حقانیہ پر نظر ڈالیں اور اس کے پس منظر اور تہہ منظر پر غور کریں تو اس سے میرے دعوے کی صداقت وصحت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔

دارالعلوم حقانیہ معاہد دینیہ ومدارس اسلامیہ میں آفتاب عالمتاب کی حیثیت رکھتا ہے۔

دارالعلوم حقانیہ ایک چھوٹا مدرسہ تھا اس کی ابتداء ایک چھوٹے کمرے سے ہوئی مگر آج وہ معاہد دینیہ ومدارس اسلامیہ میں آفتاب عالمتاب کی حیثیت رکھتا ہے۔

اخلاص کی برکات سے انکار نہیں کیا جاسکتا مگر افسوس کہ مخلصین اس زمانہ میں نہایت کم ہیں۔ اخلاص اور حسن نیت سے متعلق چند احادیث پیش خدمت ہیں۔

عن ابن عباسؓ مرفوعًا من اخلص لله اربعين صباحًا ظهرت ينابيع الحكمة من قلبه على لسانه۔

یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں کہ جو شخص چالیس دن پوری طرح اخلاص پر عمل پیرا ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کے دل سے زبان پر حکمت ودانائی کے چشمے جاری فرمادیں گے۔

وعن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فارق الدنيا على الاخلاص لله وحده لا شريك له واقام الصلاة وآتى الزكاة فارقها والله عنه راضٍ۔

(رواہ ابن ماجہ والحاکم)

یعنی انس رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، کہ جو شخص دنیا سے جدا ہوا، اس حال میں کہ وہ پوری طرح اخلاص پہ کاربند تھا اور نماز پڑھتا تھا اور زکوٰۃ ادا کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس سے موت کے وقت پوری طرح راضی ہوگا۔

عن معاذ بن جبل رضي الله عنه انه قال حين بعث الى اليمن يا رسول الله اوصني قال اخلص دينك يكفك العمل القليل۔ (رواہ الحاکم)

یعنی معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب حضورؐ نے یمن کی طرف بھیجا تو انہوں نے وصیت ونصیحت کی درخواست کی، نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ دین کا ہر کام اخلاص سے کیا کر، اس طرح تھوڑا عمل بھی (باعتبار ثمرات کثیرہ کے) تیرے لیے کافی ہوگا۔

برکاتِ اخلاص کے بارے میں مشہور ولی اللہ حمدون بن احمد رحمہ اللہ کا ایک قول ہے جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ وہ قول یہ ہے۔

عن عبد الله بن محمدؒ قال قيل لحمدون بن احمدؒ ما بال كلام السلف انفع من كلامنا؟ قال لانهم تكلموا لعز الاسلام ونجاة النفوس ورضاء الرحمن ونحن نتكلم لعز النفس وطلب الدنيا وقبول الخلق۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۱۰ ص ۲۳۱)

یعنی عبداللہ بن محمدؒ حکایت کرتے ہیں کہ کسی نے مشہور بزرگ حمدون بن احمدؒ سے یہ سوال کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ سلف کا کلام ہمارے کلام کی بنسبت زیادہ مفید ونافع ہوتا ہے؟

حمدون بن احمدؒ نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ (وہ اخلاص والے تھے) وہ کلام کرتے تھے عزتِ اسلام، نجاتِ نفوس اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر اور ہم کلام کرتے ہیں اپنے نفس کی عزت، طلبِ دنیا اور مخلوق میں اپنی مقبولیت کے لیے۔

فضیل بن عیاضؒ صاحب کرامات ولی اللہ ہیں اخلاص وحسن نیت کے بارے میں ان کا ایک قیمتی قول بھی سن لیجیے۔

قال علي بن فضيل بن عياضؒ قلت لابي يا ابتِ

ما احلی کلام اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بنیّ او تدری لم حلا؟ قال لا یا ابت قال لانهم ارادوا الله به۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱۰ ص [illegible])

یعنی علی بن فضیلؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد فضیل بن عیاض سے یہ سوال کیا کہ ابا جان صحابہؓ کے کلام میں بڑی حلاوت اور لذت ہوتی ہے۔ والد صاحب نے فرمایا اے پیارے بیٹے، کیا آپ کو پتہ ہے کہ ان کے کلام میں حلاوت کیوں ہوتی ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے علم نہیں ہے تو والد صاحب نے فرمایا کہ ان کے کلام میں حلاوت و لذت اس لیے ہوتی ہے کہ ان کا کلام صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ہوتا ہے۔

④ چوتھی بات:۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق حقانی قدس اللہ سرہٗ کا کلام نہایت سہل، عام فہم، فصیح و بلیغ ہوتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں گفتگو اور بولنے میں حسنِ اسلوب اور فصاحت و بلاغت کا عظیم حصہ عطا فرمایا تھا۔ خصوصاً طلبہ درس کے افہام و تفہیم کا خاص ملکہ انہیں حاصل تھا۔ مثالوں سے مشکل مقاصد و پیچیدہ مسائل کا فہم آسان ہو جاتا ہے۔

شیخ الحدیث قدس اللہ سرہٗ وعظ و خطابت میں بھی اور تدریسِ درس کے وقت بھی کثرت سے مثالیں ذکر کیا کرتے تھے۔ آپ کی مثالیں نہایت سہل و عام فہم ہوتی تھیں ان کے ذریعہ سامعین مشکل مسائل آسانی سے سمجھ کر ذہن نشین کر لیتے تھے، آپ جہوری الصوت (بلند آواز والے تھے) اس لیے حلقہ درس سے باہر دور بیٹھے ہوئے طلبا بھی اچھی طرح ان کی تقریر اور بیان سے مستفید ہو سکتے تھے۔

⑤ پانچویں بات:۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس اللہ سرہٗ نہایت نیک خلق تھے، صاحب مکارم اخلاق تھے بہت متواضع و منکسر المزاج، مشفق محبِ علماء و طلبہ اور نہایت حیا والے پاکیزہ انسان تھے۔

اپنے تلامذہ کو خواہ وہ کتنے چھوٹے کیوں نہ ہوں وہ بطور اکرام و شفقت بڑے القاب سے ذکر کیا کرتے تھے، میں نے اتنی اور ایسی تواضع شفقت و مکارم اخلاق و حیا والے شیوخ بہت کم دیکھے ہیں کسی مسلمان کی غیبت نہیں کرتے تھے۔ ان اوصافِ حمیدہ و سعیدہ کا کسی مسلمان میں عصرِ ہذا میں مجتمع ہونا نادر بلکہ انذر ہے۔

مشہور صاحب کرامات ولی اللہ ابو عثمان سعید بن العباسؒ فرماتے ہیں۔

اذا تواضعت فقد ادركت جميع الفضائل واذا حفظت لسانك فقد حفظت جميع جوارحك واذا اخلصت الاعمال فقد احكمت جميع عملك۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱۰ ص [illegible])

"یعنی جب تم تواضع اختیار کر لیتے ہو تو گویا تم نے تمام فضائل حاصل کر لیے اور جب تم اپنی زبان کو بدگوئی اور غیبت سے محفوظ کر لیتے ہو تو درحقیقت تم نے اپنے بدن کے تمام اعضاء کو شر سے محفوظ کر لیا اور جب تمہارے اعمال اخلاص پر مبنی ہو جائیں تو واقع میں تم نے تمام اعمال کو مستحکم کر لیا۔"

مذکورہ صدر کمالات و اوصاف صالحہ کے طفیل اللہ تعالیٰ نے شیخ الحدیث قدس اللہ سرہٗ کو علماء عصر میں بے مثال بلند ترین مقام و مرتبہ سے نوازا تھا، حدیث شریف ہے۔

من تواضع لله رفعه الله۔

یعنی اللہ تعالیٰ متواضع انسان کو بلند مقام و مرتبہ سے نوازتے ہیں۔

وعن ابن عمر رضی اللہ عنهما ان الحياء من الايمان رواه الستة۔

یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں کہ حیاء ایمان کا بڑا حصہ ہے۔

وعن ابی هريرةؓ مرفوعا الحياء من الايمان والايمان في الجنة۔ (رواہ الترمذی)

یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ حیاء ایمان کا بڑا حصہ ہے اور ایمان جنت میں پہنچاتا ہے۔

اس حدیث کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حیاء جنت میں پہنچانے والی ہے۔ یہ حدیث منطقی صغریٰ و کبریٰ پر مشتمل ہے اور شکل اول ہے جو سب سے زیادہ قوی ہے، شکل اول میں مکرر حدِ اوسط صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع ہوتی ہے وہ حدِ اوسط یہاں پر لفظ "الایمان" یا "من الایمان" ہے حسب قانون منطقی اس حدیث میں حدِ اوسط ساقط کریں تو یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ "الحیاء فی الجنۃ"۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق حقانی قدس اللہ سرہٗ خدا تعالیٰ کے محبوبین میں سے تھے۔

⑥ چھٹی بات:۔ اب میں یہاں منطقی دلیل قوی و برہانِ قاطع مرکب از صغریٰ و کبریٰ بصورت شکل اول از اشکال اربعہ منطقیہ کے ذریعہ یہ بتانا اور ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق حقانی قدس اللہ سرہٗ خدا تعالیٰ کے محبوبین میں سے تھے۔

برہانِ منطقی کی صغریٰ کی توضیح یہ ہے کہ مذکورہ صدر کمالاتِ عظیمہ و اخلاقِ کریمہ و صفاتِ سعیدہ کی وجہ سے شیخ الحدیث قدس سرہٗ مسلمانوں کے اور خصوصاً علماءِ حق و اہل سنت و جماعتِ حقہ کے نزدیک نہایت معظم و محبوب تھے۔

یہ صغریٰ کا بیان ہے اور کبریٰ کی تفصیل یہ ہے کہ احادیث نبویہ و نصوص قرآنیہ سے واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص علماء و صالحین و اہل حق کے علاوہ عام مسلمانوں کا بھی محبوب ہو اور ان کے نزدیک محترم ہو تو یہ نتیجہ و ثمرہ ہے اس بات کا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے محبوبین

میں سے ہے۔

بالفاظ دیگر اہل حق کا محبوب ہونا اللہ تعالیٰ کے محبوب ہونے کی علامت و دلیل اِنی ہے۔

یہ برہان بصورت شکل اوّل کی کبریٰ کا بیان ہے، اس شکل اوّل مرکب از صغریٰ و کبریٰ کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس اللہ سرہٗ خدا تعالیٰ کے محبوب ہیں۔

عربی زبان میں برہانِ ہٰذا بطریق صغریٰ و کبریٰ کا بیان یوں کیا جائیگا۔

مولانا الشیخ عبدالحق محبوب الخلق من العلماء والصالحین واهل الحق من الخواص والعوام۔

یہ برہان مطلوب کے لیے صغریٰ ہے آگے کبریٰ کا ذکر ہے۔

وکل من هو محبوب الخلق من العلماء والصالحین واهل الحق فهو محبوب الله تعالیٰ۔

یہ کبریٰ ہے شکل اوّل کے لیے۔

حد اوسط جو کہ مکرر ہوتی ہے کو حسب قانون منطقی ساقط کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔

مولانا الشیخ عبدالحقؒ محبوب الله تعالیٰ۔

یہ نتیجہ ہمارا مطلوب و مدّعیٰ ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ صغریٰ و کبریٰ کا اثبات محتاج دلیل ہوتا ہے یہاں اس کی دلیل کیا ہے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ واقع و نفس لامر پر نظر ڈالنے اور اس میں غور کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صغریٰ بدیہی و یقینی ہے۔ کیونکہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ محبوب خلائق و مقبول علماء و صالحین ہیں۔

بطور تائید بعض سلف صالحین کا ایک قول ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں وہ قول ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے وہ قول یہ ہے۔

قال بعضهم ان للحسنة نوراً فی القلب وضیاءً فی الوجه وسعةً فی الرزق ومحبةً فی قلوب الناس۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص۲۰۰)

"یعنی بعض سلف صالحین کا ارشاد ہے کہ ہر نیکی کی برکت سے دل میں نور، چہرے میں روشنی، رزق میں وسعت، اور لوگوں کے قلوب میں محبوبیت پیدا ہوتی ہے"۔

اس قیمتی قول سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال انسان کو مسلمانوں کا محبوب بناتے ہیں۔ اور مولانا شیخ الحدیث عبدالحق قدس سرہ ہر کارِ خیر و عمل حسنات میں آگے آگے ہوتے تھے اور یہ مستلزم ہے، اس مذکورہ صدر صغریٰ کو کہ آپ محبوبِ اہل حق ہیں۔

باقی کبریٰ (کہ محبوبِ اہل حق محبوبِ خدا تعالیٰ ہوتا ہے) کی دلیلِ اوّل یہ آیت کریمہ ہے۔

قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله۔

یعنی اے نبی کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو میرے اتباع سے تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے۔

اس آیت میں واضح طور پر یہ اعلان ہے کہ نیک اعمال و اتباع سنت ہی اللہ تعالیٰ کے محبوب بننے کا ذریعہ ہے، اثبات کبریٰ کی دلیل ثانی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور مرفوع حدیث ہے۔

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه مرفوعاً انّ الله اذا احبّ عبداً دعا جبریل فقال انی احب فلاناً فأحبه فیحبه جبریل ثم ینادی فی السماء فیقول ان الله یحب فلاناً فاحبوه فیحبه اهل السماء ثم یوضع له القبول فی الارض۔ (رواه الترمذی والشیخان)

"یعنی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس بندے سے محبت کرنے لگیں تو جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتے ہیں کہ فلاں شخص سے میری محبت ہے تو بھی اس سے محبت کر، چنانچہ جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر جبریل علیہ السلام بحکم خدا تعالیٰ آسمان میں یہ منادی کرتے ہیں (فرشتوں کو اطلاع دینے کی غرض سے) کہ فلاں شخص اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے، تم بھی (اے فرشتو) اسے اپنا محبوب سمجھو اور محبوب بنالو۔ پس آسمان کے سارے فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر آسمانوں کے بعد زمین میں بھی وہ شخص محبوب و مقبول بن جاتا ہے"۔

اسی پر میں اپنا مضمون ختم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں بزرگوں کی پیروی اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین ثم آمین

حضرت مدنیؒ اور دارالعلوم حقانیہ

"اکوڑہ خٹک میں دو مدرسے ہیں، ایک جامعہ اسلامیہ..... اور دوسرا دارالعلوم حقانیہ جسکے بانی علامہ نحریر مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی (رحمہ اللہ) ہیں، اور اسکی نئی عمارت کی تعمیر سے قبل مؤلف نے خواب میں دیکھا کہ شیخ الاسلام حضرۃ مولانا حسین احمد مدنیؒ اسکی تعمیر میں مصروف ہیں"۔ معارف الحقائق ص۲۱۵ (عربی)

مؤلفہ: مولانا میاں حکمت شاہ صاحب کاکا خیلؒ

انتخاب: محمد ابراہیم فانی